السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عیدین کی نماز میں زوائد تکبیرات کے اندر اکثر اہلحدیث رفع یدین کرتے ہیں، بالخصوص شہر دہلی میں جو علمائے ہر فریق اہلحدیث کا مرکز ہے۔ وہاں بھی یہ عمل دیکھا گیا ہے احادیث وآثار سے اس پر کیا دلیل ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اہل حدیث اس بارے میں دو روایتیں پیش کرتے ہیں۔ التلخیص الجبیر میں صلوۃ العیدین میں تکبیرات کے وقفہ کے متعلق ہے۔۔۔۔۔ الی قولہ عن عمر رضی اللہ عنہ انہ کان یرفع یدیہ فی تکبیرات۔ رواہ البیہقی الخ دونوں روایتوں میں ایک ایک راوی متکلم فیہ ہے، پہلی میں عبد اللہ بن لہیعہ وہ صدوق ہے خلط بعد احتراق کا راوی ہے مسلم نے بھی اس سے مقرونا روایات کی ہے (تقریب التہذیب) دوسری میں بقیہ ابن ولید ہے۔ وہ بھی مسلم وسنن اربعہ کا راوی ہے۔ امام بخاری نے بھی تعلیقاً روایت کی ہے۔ ''صدوق کثیر التدلیس عن الضعفاء ہے۔ (التقریب التہذیب) یہاں اس کا شیخ محمد بن ولید زبیدی ثقہ اور صحیحین کا راوی ہے۔ اگرچہ ان دو میں کچھ کلام ہے۔ دونوں روایتوں اور دو سندوں کے ملنے سے ہر ایک کو دوسری سے تقویت حاصل ہوگئی ہے۔ گویا ہر واحد ''حسن لغیرہ'' کے درجہ میں ہے لہذا قابل عمل ہے۔ خصوصاً امام بیہقی وامام ابن منذر کا روایت کرکے اس سے استدلال کرنا اور پھر صدیوں سے محدثین کا اس پر تعامل قابل عمل ہے اور نماز یعنی مطلق نماز میں رفع یدین تو اللہ کی تعظیم اور سنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ قالہ الامام الشافعی (فتح الباری)
ونقل ابن عبد البر عن ابن عمرؓ انہ قال رفع الیدین زینۃ للصلوۃ وعن عقبۃ بن عامر قال لکل رفع عشر حسنات بکل اصبع حسنۃ (فتح الباری انصاری ص ۴۰۳ جلد اول، بہر حال یہ فعل تعظیم الٰہی اور اس کی توحید فعلی باعث ثواب ہے اور یہ فعل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے (وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا بالذی من بعدی ابی بکرؓ وعمرؓ (رواہ الترمذی مشکوۃ ص ۵۶۰) واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 156-157

محدث فتویٰ